السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اہل حدیث مصنفین نے درج زیل احادیث کو اپنی تالیفات میں زکر کیا ہے ان کی اسنادی حیثیت کے متعلق وضاحت کریں۔

1۔ جس نے عیدین کی دونوں راتوں میں اخلاص اور حصول ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کا دل اس دن زندہ رہے گا۔ جس دن دل مردہ ہوجائیں گے۔

2۔ جو پانچ راتوں میں عبادت کرے گا۔ اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔ زوالحجہ کی آٹھویں نویں اور دسویں رات عیدالفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات۔ (محمد اسلام طاہر محمدی لاہور: خریداری نمبر 1274)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی روایت موضوع ہے کیونکہ اس میں ایک راوی عمر بن ہارون البلخی ہے جس کے متعلق علامہ ذہبی لکھتے ہیں''ابن معین نے اسے کذب کہا ہے۔اور محدثین کی ایک جماعت نے اسے متروک قرار دیا ہے۔''(تلخیص المستدرک"ج4ص87)

(میزان الاعتدال میں اس کے متعلق "کذاب خبیث'' کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔(میزان الاعتدال :ج3ص228

(علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے خودساختہ اور بناوٹی بتایا ہے۔(سلسلہ احادیث الضعیفۃج2ص11

مذکورہ الفاظ سنن ابن ماجہ کے ہیں۔اس میں بقیہ بن ولید نامی ایک راوی سخت مدلس ہے۔محدثین کرام نے اس کی تدلیس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:''عید کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک سوئے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب بیداری نہیں فرمائی۔عیدین کی رات عبادت کرنے کے متعلق کوئی صحیح روایت مروی نہیں ہے۔''(زادالمعادج1ص212)

(دوسری روایت کو علامہ منذری نے بیان کیا ہے۔(الترغیب والترھیب :2//152

علامہ منذری نے اس کے موضوع یا ضعیف کے طرف بھی اشارہ کیا ہے۔کیونکہ انھوں نے بصیغہ تمریض بیان کیا ہے۔بعض روایتوں میں پانچ راتوں کی بجائے چار راتوں کے الفاظ ہیں۔اس روایت میں عبدالرحیم بن زید العمی راوی کذاب ہے۔اور اس سے بیان کرنے والا سوید بن سعید بھی سخت ضعیف ہے۔علامہ البانی نے اس روایت پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔(سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ :ج1ص12

بعض روایات میں عیدالفطر کی رات کو لیلۃ الجائزہ کے نام سے زکر کیا گیا ہے۔اسے ابن حبان نے اپنی تالیف کتاب الثواب میں نقل فرمایا ہے۔حافظ منذری نے بھی اس کا حوالہ دیا ہے۔یہ ایک طویل حدیث ہے جس کے الفاظ ہی اس کے موضوع ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔حافظ منذری نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے۔(ترغیب :ج1ص100

بہر حال ہمارے ہاں بزرگ ان راتوں میں عبادت کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔جبکہ اس سلسلے میں مروی احادیث قابل اعتماد نہیں ہیں۔جیسا کہ گزشتہ سطور میں وضاحت کی گئی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:418